تحفۂ حنفیہ

بجواب

تحفۂ اہلِ حدیث



تالیف

ابو صہیب مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ

نام کتاب

تحفۂ حنفیہ بجواب تحفۂ اہل حدیث

تالیف

ابو صہیب مولانا محمد داؤد ارشد مدظلہ العالی

تاریخ اشاعت

اپریل ۲۰۰۶ء

مطبوعہ

علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

ملنے کے پتے

- اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
- فاران اکیڈمی الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
- مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- عبدالوالی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ اہلحدیث امین پور فیصل آباد
- فاروقی کتب خانہ بوہڑ گیٹ ملتان

کہ مسند حمیدی میں رفع الیدین نہ کرنے کی ایک صحیح، مرفوع، متصل سند سے حدیث آتی ہے ۔ان کے سوال پر راقم کو بے ساختہ ہنسی آگئی وہ فرمانے لگے کہ آپ ہنس کیوں پڑے ہیں، راقم نے کہا کہ مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے وہ یہ کہ "کسی گاؤں میں ایک صاحب نے سید ہونے کا دعوی کر دیا۔ جب کہ اسی گاؤں میں ایک اصلی سید بھی رہائش پذیر تھا اس نے نقلی سید پر توہین سادات کا مقدمہ درج کروادیا، جس پر نقلی سید کو عدالت سے سمن آگیا۔ فریقین عدالت میں پیش ہوئے، مدعا علیہ سے جج نے اس کے سید ہونے پر دلیل مانگی، اگلی تاریخ پر اس نے ایک گواہ پیش کر دیا، گواہ نے گواہی دی کہ واقعی یہ صاحب سید ہیں، جج نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہے کہ یہ سید ہے۔ گواہ جواباً کہنے لگا اے جی ہمارے سامنے ہی سید بنا ہے"۔

یہ لطیفہ سنا کر میں نے عرض کی کہ اس حدیث کا ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ ہمارے سامنے ہی بنائی گئی ہے اس جواب پر اس نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

ابنِ ماجہ میں تحریف

سنن ابن ماجہ کو بعض نے صحاح ستہ میں شمار کیا ہے۔ درسی اور متداول کتاب ہے، اس میں صحیح و ضعیف بلکہ موضوع روایات بھی ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے:

"من كان له امام فقرأة الامام له قرأة"

جس کا (نماز میں) امام ہے تو امام کی قراۃ اسی کی قرأت ہے۔ (ابن ماجہ ص 61)

حنفیہ کا اس روایت سے ترک قرأۃ خلف الامام پر استدلال ہے۔ (تدقیق الکلام ص195ج1)

علماء اہل حدیث کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ اس کی سند میں جابر الجعفی راوی کذاب ہے۔

(تحقیق الکلام ص134ج2)

حنفیہ نے حق بات کو تسلیم کرنے کی بجائے سنن ابن ماجہ میں ہی تحریف کر دی۔

اصل سند اس طرح تھی

((حدثنا علی بن محمد ثنا عبیدالله بن موسی عن الحسن بن صالح عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر))

اسے بدل کر جابر و عن ابی الزبیر بنادیا' جابر اور ابی الزبیر کے درمیان حرف واؤ کا اضافہ اس مقصد کے لیے کیا گیا تاکہ یہ تاثر دیا جائے کہ جابر الجعفی اسے بیان کرنے میں منفرد نہیں بلکہ اس کا ثقہ متابع ابی الزبیر بھی موجود ہے جو جابر الجعفی کا ہم سبق ہے اور یہ دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ اگر ابن ماجہ میں حرف واؤ ہوتا اور جابر الجعفی اور ابی الزبیر دونوں ہم سبق ہوتے تو جابر و عن ابی الزبیر کی بجائے جابر وابی الزبیر ہوتا' گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ حرف واؤ کا اضافہ کرنے والا جہاں خائن و بددیانت ہے وہاں جاہل و اناڑی بھی ہے۔

ابن ماجہ کی سند محدثین کی عدالت میں

یہ روایت ابن ماجہ کے علاوہ متعدد محدثین کرام نے روایت کی ہے۔ مگر ان تمام نے جابر عن ابی الزبیر ہی بیان کیا ہے۔ دیکھئے

(سنن دار قطنی ص331ج1' ابن عدی ص542ج2و کتاب القراۃ ص158و مسند احمد339ج3)

گھر کی شہادت

اکابر احناف نے بھی اس روایت کو جابر عن ابی الزبیر سے ہی بیان کیا ہے' دیکھئے

(شرح معانی الاثار ص149ج1) علاوہ ازیں مولانا عبدالحئ لکھنوی حنفی مرحوم نے ابن ماجہ